تاریخ کے بدترین دہشت گرد کون؟(۱)

مسلمان یا عیسائی ؟؟

ریاض الحسن نوری ☆

بقول برٹرینڈ رسل مغرب میں بگڑی ہوئی عیسائیت دنیا کا سب سے زیادہ دہشت گرد اور تباہ کن مذہب بن گئی۔ وہ لکھتا ہے:

The Christians, retaining the Judaic belief in a special revelation, added to it the Roman desire for worldwide dominion and the Greek taste for metaphysical subtleties. The combination produced the most fiercely persecuting religion that the world has yet known.

''عیسائیوں نے یہودیوں کے وحی پر ایمان کو قبول کر کے اس میں رومنوں کی دنیا پر حکومت کی خواہش اور یونان کے پُراسرار فلسفہ کا اضافہ کیا۔ اس آمیزش نے ان کے مذہب کو دنیا کا سب سے دہشت ناک مظالم کرنے والا مذاہب بنادیا۔'' (۱)

اہل کتاب نے اپنے مظالم اور قتل عام کے جواز کے لئے تورات میں تبدیلیاں کیں اور پیغمبروں پر دہشت ناکی اور بدترین حرام کاری کے الزامات لگائے۔ سنئے:

''اس لئے ان بچوں میں جتنے لڑکے ہیں سب کو مار ڈالو اور جتنی عورتیں مَرد کا مُنہ دیکھ چکی ہیں ان کو قتل کر ڈالو' لیکن ان لڑکیوں کو جو مَرد سے واقف نہیں اور اچھوتی ہیں' اپنے لئے زندہ رکھو''۔ (۲)

''پر ان قوموں کے شہروں میں جن کو خداوند تیرا خدا میراث کے طور پر تجھ کو دیتا ہے کسی ذی نفس کو جیتا نہ بچا رکھنا...... جیسا خداوند تیرے خدا نے تجھ کو حکم دیا ہے بالکل نیست کر دینا''۔ (۳)

☆ مشیر وفاقی شرعی عدالت و ریسرچ سکالر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ۔

''اور داؤد نے اس سرزمین کو تباہ کر ڈالا اور عورت اور مَرد کسی کو جیتا نہ چھوڑا''۔ (۴)

''ان سب آباد شہروں کو مع عورتوں اور بچوں کے بالکل نابود کر ڈالا''۔ (۵)

گویا قتل عام میں عورتوں اور مَردوں کے ساتھ بچوں کو بھی بے دردی سے قتل کر دیا جاتا تھا۔ ثابت ہوا کہ یورپ کے عیسائیوں کی گھٹی میں بچوں کا قتل عام بھی شامل تھا۔

معصوم بچوں کو سیدھا جنت میں بھیجنے کا نسخہ

برٹرینڈ رسل لکھتا ہے:

.....baptise Indian infants ..... dash their brains out ..... secured infants went to heavens.

''عیسائیت کے مبلغ امریکہ کے مقامی قبیلوں کے بچوں کو عیسائی بنا کر بپتسمہ دیتے اور پھر ان کے سروں کو دیوار سے مارتے کہ ان کا دماغ باہر نکل آتا۔ اس طریقے سے وہ گارنٹی دیتے کہ وہ اب سیدھے جنت میں پہنچ جائیں گے''۔ (۶)

مزید لکھتا ہے کہ پوپ پائس نہم کا کہنا تھا کہ یہ یقین کرنا کہ انسان کے کم درجہ کے جانوروں سے متعلق بھی کچھ فرائض ہیں، مرتدین کے نظریات ہیں..... یورپ جو ہمیشہ ہیبت ناک اور دہشت ناک رہا ہے..... اب پھر اپنی اصلیت کی طرف لوٹ رہا ہے۔ (۷)

برٹرینڈ رسل قرونِ وسطیٰ کی مذہبی جنگوں میں بربادی کا ذکر کر کے لکھتا ہے کہ:

''یہ جنگیں یورپ کی سولہویں اور سترھویں صدیوں کے مقابلے میں کچھ نہ تھیں۔ پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک دونوں یہ خیال کرتے تھے کہ دوسرے فرقہ کے حکمران کو قتل کرنا بالکل جائز ہے۔ تیس سالہ فرقہ وارانہ جنگ نے جرمنی کی آبادی نصف کر دی..... اگر ہم یورپ اور دوسرے برّاعظموں کا مقابلہ کریں تو ہمیں یورپ خاص طور سے ظلم وستم کا برّاعظم نظر آتا ہے۔ یہ ظلم وستم اس وقت تک ختم نہ ہوا جب تک کسی ایک فرقہ کو دوسرے فرقہ کو بالکل نیست ونابود کرنے کی امید رہی۔ انیسویں صدی میں زیادہ جنگیں نہ ہوئیں۔ اور ہم میں سے کوئی یہ خیال نہ کرتا تھا کہ یہ صدی تو محض دو اندھیرے ادوار کے درمیان مختصر وقفہ ہے۔ جدید دور کی تصویر ہمیں پرانے دور کے اندھیرے

زمانے میں ملتی ہے۔اب پھر نفرت اور جنگ کا دور آ گیا ہے''۔(۸)

شاہ لیو پولڈ دوم نے کانگو کی نصف سے زیادہ آبادی مار ڈالی

برٹرینڈ رسل لکھتا ہے:

.....In the Congo, while under the personal rule of King Leopold II,there were large-scale systematic atrocities as dreadful as anything perpetrated by the Nazis or alleged against the Soviet Government by its bitterest enemies; In fifteen years this enlightened monarch, a pillar of the Church, and an ardent self-proclaimed philanthropist, reduced the population of this African kingdom approximately from 20 million to 9 million.(9)

''شاہ لیو پولڈ دوم نے کانگو کی رعایا پر ایسے بھیانک مظالم ڈھائے کہ جن کے سامنے نازیوں یا روسیوں کے مظالم پرکاہ کی حیثیت نہیں رکھتے۔ یہ بادشاہ چرچ کا ستون کہلاتا تھا۔۱۵سال میں کانگو کی آبادی ۲۰ملین سے کم ہو کر صرف ۹ملین رہ گئی''۔

کانگو کی دو تہائی آبادی مار ڈالی

چارلس فرینکلن جس نے مظالم کی تفصیل بیان کی ہے یہ بتانے کے بعد کہ یہ ظالم بادشاہ ملکہ وکٹوریہ کے محبوب چچا کا بیٹا تھا' لکھتا ہے کہ کانگو کی کم از کم دو تہائی آبادی ۱۸۹۶ءاور ۱۹۰۵ء کے درمیان ماری گئی۔

دراصل کانگو کے عوام سے ربڑ کے جنگلوں میں ربڑ نکالنے کے لئے جبری محنت بڑے ہی ظلم وستم سے لی جاتی تھی۔حکومت اپنے فوجیوں کے علاوہ مقامی آبادی سے بھی فوجی بھرتی کر کے ظلم وستم کے پہاڑ ڈھاتی تھی۔دیہات پر حملہ کر کے قیدی بنا لئے جاتے اور ہاتھی دانت کے مہیا کرنے پر اُن کو رہائی ملتی۔مزید مسلح فوجیوں کو بھیج کر قیدی بنا کر ان سے ربڑ نکالنے کا کام لیا جاتا اور ان کی عورتوں کو اغوا کر کے رکھا جاتا جب تک ان کے مرد ربڑ کی مقررہ مقدار مہیا کر کے نہ دیتے۔ان عورتوں سے جو سلوک ہوتا اس

کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ان کو ربڑ کی زیادہ سے زیادہ مقدار نکالنے کا حکم دیا جاتا اور اس سلسلے میں بڑے مظالم کئے جاتے۔ سپاہیوں کو کہا جاتا کہ ان لوگوں پر گولیاں ضائع نہ کریں بلکہ ان کے داہنے ہاتھ کاٹ لیں یا جنسی اعضاء کاٹ ڈالیں اور ان کو خشک کر کے ٹوکریوں میں بھر کر اپنے افسروں کو پیش کریں تا کہ عظیم گورے بادشاہ کی حقیقی خدمت کا اندازہ کیا جا سکے۔ مزید مقامی باشندوں کو گوروں کے پیشاب پینے پر مجبور کیا جاتا۔ اگر ربڑ صحیح تیار نہ کی جاتی تو ان کو ربڑ کھانے پر مجبور کیا جاتا۔ وہاں کا مقامی محاورہ تھا کہ ''ربڑ موت ہے''۔

پوٹومایو (PUTUMAYO) کے مظالم

یہ مقام پیرو (PERU) کا حصّہ ہے جو کولمبیا اور برازیل کے ساتھ ہے۔ یہاں حکومت کا کنٹرول کمزور تھا اور ایک پرائیویٹ کمپنی نے تباہی مچائی جولندن کی تھی۔ پتہ چلا کہ یہاں کے لوگوں پر کانگو سے بھی بھاری مظالم ڈھائے جاتے تھے۔ مَردوں، عورتوں اور بچوں کو باقاعدہ اذیتیں دی جاتیں اور مروڑے ہوئے چمڑے کے کوڑوں سے مارا جاتا حتیٰ کہ ان کی ہڈیاں ظاہر ہو جاتیں اور ان کے زخم سڑ جاتے۔ جب یہ مر جاتے تو لاشوں کو کتوں کو کھلا دیا جاتا۔ کیسمنٹ کا کہنا ہے کہ اس نے ۹۰ فیصد مقامی لوگوں پر زخموں کے نشان دیکھے۔ سب سے خراب نشان دس اور بارہ سال کے بچوں کے جسموں پر پائے گئے۔ ان کو وہ آرانا (ARANA) کے نشان کہتے تھے کیونکہ کمپنی کے مالک کا نام یہی تھا۔ ان لوگوں کو کاٹھ مار کر کوڑے مارے جاتے اور پھر بھوکے مرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا۔ چشم دید گواہوں نے ان کو زخموں کے کیڑے اور زمین کی مٹی کھاتے دیکھا......

ان لوگوں سے گوروں کے رویہ کی یہ وجہ بیان کی جاتی تھی کہ وہ ان مقامی لوگوں کو جانور سمجھتے تھے، جن سے اتنا کام لیا جائے کہ وہ مر جائیں یا ان کو ذبح کر دیا جائے۔ غلام بنانے کے حملوں میں تمام لوگوں کو پکڑ لیا جاتا یا وہ قتل کر دیئے جاتے۔ بچوں کے دماغوں کو درختوں سے ٹکرا کر انہیں مار دیا جاتا۔ فاسیٹ (Fawcett) ایک مقام (ربرالٹا)

میں کچھ روز رہا۔ وہ سارا دن پولیس کمپاؤنڈ سے کوڑوں کی آوازیں سنتا۔ پھر گھبرا کر اور پریشان ہوکر وہاں سے بھاگ گیا۔

ایک گواہ کا کہنا ہے کہ مقامی لوگوں کو درختوں سے باندھ کر نشانہ بازی کی جاتی۔ ان لوگوں سے بعض ایسے شرمناک اور قبیح فعل کئے جاتے جن کا بیان کرنا ہی نفرت انگیز ہے۔ آخر وہ کون لوگ تھے جو ایسے ہیبت ناک مظالم انسانوں پر توڑتے تھے؟ اس کے لئے یورپ کی جیلوں اور غریب آبادیوں سے بدترین قسم کے بدمعاش لائے جاتے اور ان کو مینیجر بنا دیا جاتا۔

ہاؤس آف کامنز تک جب یہ اطلاعات پہنچیں تو اس نے ایک تفتیشی کمیٹی بنائی' کیونکہ معاملہ ایک انگریزی کمپنی کا تھا۔ جن لوگوں نے گواہی دی ان میں کیسمنٹ' ہارڈنگ اور آرانہ کے نام بھی شامل ہیں۔ کمیٹی نے رپورٹ دی کہ ان مظالم کی حقیقت ثابت ہوگئی اور تسلیم بھی کر لی گئی ہے' لیکن افسوس کہ نتیجہ کچھ نہ نکلا ...... آخر کار پیرو کی حکومت نے ۲۳۷ لوگوں کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے' لیکن صرف ۹ پکڑے گئے مگر مقدمہ کسی پر نہ چلا۔ رشوت اور کرپشن کی وجہ سے سب معاملہ دھرا رہ گیا۔ سال دو سال تک دنیا میں مظالم کی گونج رہی۔ پھر ۱۹۱۴ء کی جنگ شروع ہوگئی اور ربڑ کے جنگلوں کی بات بھول گئی۔

جنگ عظیم دوم کے دوران ربڑ کی ضرورت بڑھ گئی تو ایک مرتبہ پھر ایمیزن (AMAZON) کے ربڑ کے جنگلات میں ہونے والے ظلم وستم کی کہانیاں برٹش پریس میں چھپنا شروع ہوگئیں' مگر اب پبلک اس معاملے میں بے حس ہوگئی تھی۔ ۱۹۳۲ء میں ایچ جی ویلز نے لکھا کہ اب ربڑ کے جنگلات میں کیا ہو رہا ہے' کسی کو کچھ پتہ نہیں۔

اب مذکورہ بالا بیان کے خاص فقرے اصل انگریزی میں ملاحظہ فرمائیے:

The Indians were flogged until their bones were laid bare, after which they were given no medical treatment, whith the result that their wounds putrefied; Those who died were fed to the

dogs. Casement said that ninety per cent of the natives he saw bore the scars of flogging. Some of the worst scars he found on children of ten and twelve. They called these scars the mark of Arana.

A common instrument of torture was the stocks in which victims were often confined for long periods with their legs forced so wide apart that they suffered extreme pain. The holes of these stocks were so small that when the beams were closed the flesh was cut and crushed. Indians were often flogged in the stocks and then left to die of hunger. Eye-witnesses saw them eat maggots from their wounds and the dirt from the ground.

Other methods of "punishment" were hanging by the neck with the toes just touching the ground, and then being flogged in that position. They were crucified upside-down, held under water until they were nearly drowned, and mutilated in every possible way.

Another British traveller who was in Putumayo at the time was Colonel Percy H. Fawcett, whose later disappearance in the Amazon is one of the unsolved mysteries of the century. Fawcett paid his first visit to South America in 1906 and went to the Putumayo district during the height of the atrocities.

His explanation of the white men's behaviour was that they looked on the Putumayo Indians as animals to be worked to death or slaughtered. Slaving raids were common on Indian villages when all adults were seized or slaughtered and the childeren's brains were dashed out against the trees.

All the day he heard the sound of flogging in the police compound. He finally fled from the place,

sickened.

One witness said that Indians were killed for sport, tied to trees and used as targets. Many of the things done to these Indians were too obscene, too revolting for publication.

What sort of human beings were they who did these things? Fawcett said that the company employed the most depraved and brutal managers and overseers they could find the sweepings of the slums and prisons of Europe. Casement and Hardenburg said that Arana had recruited two hundred Barbados natives for slave-drivers.

The House of Commons appointed a Select Committee to investigate the matter, seeing that a British company was involved. Among those who gave evidence were Casement, Hardenburg and Arana.

On the subject of the outrages upon the Indians, the Committee reported : "During the course of their investigation the reality and the gravity of these atrocities have been admitted, established and confirmed."

The only practical thing that was done in the matter was the winding up of the Peruvian Amazon Company, which was done compulsorily in March, 1913.

But, alas, nothing was done for the unfortunate Indians of Putumayo. Casement's first action on his return to England was to supply the Government with the name of the principal criminals.... only nine arrests were made but no one was brought to trial.[١٠]

پیغمبر لوطؑ پر بیٹیوں سے حرام کاری کا الزام

اہل کتاب نے تورات میں تحریف کی اور لکھا کہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیوں نے باپ کو شراب پلا کر ہم بستری کی۔ پیدائش' باب ۱۹ کی آیت ۳۶ یوں ہے:

''سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں''۔

ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ دل پر جبر کر کے ہم نے یہ کفر نقل کیا ہے۔ تفصیل تورات میں دیکھی جاسکتی ہے۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔

محرمات سے حرام کاری جدید دور میں بڑھ گئی

محرمات سے بدکاری یورپ میں قرونِ وسطیٰ میں بھی تھی مگر جدید دور میں مزید بڑھ گئی ہے۔ اس وجہ سے یورپ کے بعض ممالک میں اس قبیح جرم کو جرائم کی فہرست سے نکالنے کا بھی مشورہ دیا جاچکا ہے۔ (۱۱)

بیماریوں کی مفت برآمد

برٹرینڈ رسل لکھتا ہے:

In addition to cotton goods we exported tuberculosis and syphilis but for them there was no charge.

''ہم نے روئی کی مصنوعات کے علاوہ تپ دق اور آتشک بھی غیر ممالک کو برآمد کیں' مگر اس کے لئے کوئی قیمت وصول نہیں کی''۔ (۱۲)

روزنامہ نوائے وقت کی خبر ملاحظہ ہو: ایڈز کا ہم جنس پرستی سے کوئی تعلق نہیں۔ عالمی ادارۂ صحت نے اس کے وائرس تیار کئے۔ ۱۹۷۴ء میں عالمی ادارۂ صحت نے چیچک کے ٹیکوں میں ایڈز کا وائرس ملا کر افریقہ کے لاکھوں افراد کو لگا دیئے۔ نیو یارک بلڈ سینٹر نے طے شدہ منصوبے کے تحت ۲ ہزار سے زائد ہم جنس پرستوں کو بھی ایڈز وائرس کے ٹیکے لگا دیئے۔ امریکی نیوی۔ انٹیلی جنس کے اہم رکن ولیم کوپر کے انکشافات۔ یہ انکشافات کتابی صورت میں پیش کئے گئے۔ اس میں دو دستاویزی ثبوت بھی شامل ہیں۔ (۱۳)

روزنامہ انصاف' بابت ۲۰۰۱ء۔ ۷۔۱۶ کے مطابق بقول قذافی' سی آئی اے ایڈز کی موجد ہے۔ روزنامہ انصاف' بابت ۲۰۰۱۔۶۔۲۲ کے مطابق اس مرض سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۲ ملین سے بڑھ چکی ہے۔ اب قارئین خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ۲۲ ملین انسانوں کی موت کا کون ذمہ دار ہے؟

نطشے اور مغربی جنگی شیطانی فلسفے

برٹرینڈ رسل لکھتا ہے:

Napoleon remained Antichrist, but an Antichrist to be imitated, not merely to be abhorred. Nietzsche, who accepted the compromise, remarked with ghoulish joy that the classical age of war is coming, and that we owe this boon, not to the French Revolution, but to Napoleon. And in this way nationalism, Satanism, and hero-worship, the legacy of Byron, became part of the complex soul of Germany.(۱۴)

''نپولین اینٹی کرائسٹ (دجال) بنا رہا' مگر ایسا اینٹی کرائسٹ (دجال) جس کی نقالی کی جائے' محض اس سے نفرت نہ کی جائے۔ نطشے جس نے اس اتفاق کو قبول کر لیا' شیطانی بھوت کی سی خوشی میں اعلان کیا کہ اب جنگ کا تاریخی دور آ رہا ہے۔ یہ انقلابِ فرانس کا ثمرہ نہیں بلکہ نپولین کا انعام ہے۔ اس طرح شیطان ازم' قوم پرستی اور شخصیت (ہیرو) پرستی جو کہ بائرن کا نظریہ تھی' جرمنی کی پیچیدہ روح کا حصہ بن گئی''۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ نظریہ صرف جرمنی ہی نہیں بلکہ پوری مغربی دنیا میں نفوذ کر چکا ہے' بلکہ مغرب پرست مسلمانوں پر بھی اس کا اثر پڑ چکا ہے۔ ہمیں ان نام نہاد مسلمان لیڈروں اور حکمرانوں کا نام لینے کی ضرورت نہیں۔

جرمنی میں ہٹلر کے یہودیوں پر مظالم کے متعلق مائیکل ایچ ہارٹ لکھتا ہے کہ اس طور ممکن ہے کہ لوتھر کی تصنیفات نے ہٹلر کے دَور کا راستہ ہموار کیا ہو۔ (۱۵)

گرووو (GROVE) پریس نیویارک سے ۱۹۶۴ء میں جرمن سے انگریزی

ترجمہ کی کتاب چھپی ہے جس کا نام ''دی ڈپٹی'' ہے۔اس کے مترجمین رچرڈ اور کلارا ونسٹن ہیں۔اس کے شروع میں البرٹ شویٹزر (Albert Schweitzer) کا دیباچہ ہے۔جرمنی میں یہودیوں پر جو مظالم ہوئے ان کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ یہ ہم سب کا قصور تھا۔ان کی ذمہ داری کیتھولک اور پروٹسٹنٹ دونوں چرچوں پر عائد ہوتی ہے۔ اس دور میں ہم غیر انسانی کلچر کے دور میں تھے جو نطشے سے چلا آ رہا تھا۔مزید یہ سب فلسفہ اور آزاد خیالی کی بھی ناکامی تھی۔انگریزی الفاظ سنئے:

The failure was that of philosophy, of free thought as well.

اس کتاب کو لاس اینجلز ٹائمز نے جنگ عظیم دوم کے بعد سب سے زیادہ ہلچل پیدا کرنے والی قرار دیا ہے۔(بیک ٹائٹل) ثبوت کے لئے اصل کتاب پڑھئے۔

(جاری ہے)

حواشی

۱) برٹرینڈ رسل: ان پریز آف آئیڈل نس' ص ۱۰۸
۲) گنتی' باب ۳۱' آیات: ۱۷' ۱۸۔دیکھئے کتاب مقدس' مطبوعہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور' ص ۱۵۸
۳) استثناء: باب ۲۰' آیات ۱۶ تا ۱۸' محولہ بالا
۴) سموئیل' باب ۲۷۔آیت ۹' ص ۲۸۹
۵) استثناء' باب ۳' آیت ۶
۶) برٹرینڈ رسل: وائی آئی ایم ناٹ اے کرسچین' ص ۳۵' ۳۶
۷) برٹرینڈ رسل: ان پریز آف آئیڈل نس' ص ۱۰۹
۸) رسل: نیو ہوپس فار اے چینجنگ ورلڈ' ص ۱۱۸ تا ۱۲۱
9) *New Hopes for a Changing World pp.101-104. Allen Unwin, 1968.*
10) *Charles Franklin The World's Greatest Scandals. pp. 124-134, Odhams Books Ltd Long Acre London W.C.2 1967*
۱۱) ایڈورڈ ساگارن اور ڈونلڈ ۔ای جے میک نار [illegible] ص ۱۸۳
۱۲) برٹرینڈ رسلز بیسٹ' ص ۹۶' ۹۷
۱۳) واشنگٹن انٹرنیشنل ڈیسک' نوائے وقت بابت ۹۲۔۹۔۱۴
14) *A History of Western Philosophy p 752 A Clarion Books, 1967*
۱۵) دی ہنڈرڈ' ص ۱۵۳' مطبوعہ نیویارک ۱۹۸۷ء